مسلم معاشرے میں بڑھتی ہوئی بے حسی

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد کاشف محمود ہاشمی

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

مسلم مُعاشرے میں بڑھتی ہوئی بے حِسی

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد کاشف محمود ہاشمی

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

مسلم مُعاشرے میں بڑھتی ہوئی بے حِسی

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

دینِ اِسلام انسانیّت کا بے پناہ خیر خواہ ہے، یہ اپنے ماننے والوں کو مُؤاسات غمخواری اور انسانی ہمدردی کا درس دیتا ہے، غریبوں، مسکینوں اور یتیموں کی کفالت، بیوہ ومساکین کی مدد، ضرورت مندوں کی حاجت رَوائی، اور مصیبت زَدوں کی فریادرَسی سے متعلّق تعلیمات، دینِ اِسلام میں بڑی اہمیّت کی حامل ہیں۔

خدمتِ خَلق میں باہم سبقت لے جانے کا حکم

غریب اور ضرورت مندوں کو کھانا کھلانا، پانی پلانا، انہیں پہننے کے لیے کپڑے دینا، کھلے آسمان تلے رات گزارنے والوں کو سردی سے بچنے کے لیے کمبل اور بستر دینا، مصیبت زَدوں کو اپنے گھر میں پناہ دے کر ان کی مہمان نوازی کرنا، آفت وطوفان میں گھرے لوگوں کی ہر ممکنہ طریقے سے مدد کرنا، اور انسانی فلاح وبہبود کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

راہ میں اپنا کمایا ہوا حلال مال خرچ کرنا، دینِ اِسلام میں بہت ہی محبوب عمل اور بڑے اَجر وثواب کا باعث ہے، بلکہ ایسے کاموں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کا حکم ہے، اللہ سبحانہ وتعالی قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ﴾[1] "نیکیوں (بھلائیوں) میں دوسروں سے آگے نکل جائیں!"۔

خیر وبھلائی کے کاموں میں خرچ کرنے کی فضیلت

راہِ خدا اور خیر وبھلائی کے کاموں میں خرچ کرنا، اللہ تعالی کو قرض دینے کے مُترادِف ہے، یہ عمل رزق میں کشائش ووُسعت کا بھی سبب ہے، فرمانِ خداوندی عزوجل ہے: ﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَ اللّٰهُ يَقْبِضُ وَ يَبْصُۜطُ ۪ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾[2] "ہے کوئی جو اللہ کو قرضِ حَسن دے! تو اللہ اس کے لیے کئی گُنا بڑھا دے، اور اللہ تنگی اور کشائش کرتا ہے، اور تمہیں اسی کی طرف لَوٹ کر جانا ہے"۔

دینِ اسلام نے خدمتِ خَلق اور دیگر نیک اعمال والوں کو، کثیر اجر کا یقین دلایا ہے، اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا﴾[3] "جو ایک نیکی لائے، تو اُس کے لیے اس جیسی دس ۱۰ ہیں"۔ اسی طرح ایک اَور مقام

---

(۱) پ۲، البقرة: ١٤٨.

(۲) پ۲، البقرة: ٢٤٥.

(۳) پ۸، الأنعام: ١٦٠.

پر ارشاد فرمایا: ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا﴾[1] "جو کوئی نیکی لائے، اس کے لیے اس سے بہتر (صلہ موجود) ہے"۔

خیر و بھلائی کی بِشارت

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رِضا و خوشنودی کی خاطر، مصیبت و پریشانی میں گھرے لوگوں کی مدد کرتے ہیں، ان پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں، اللہ ﷻ کی طرف سے اُن کے لیے خیر و بھلائی کی بشارت ہے، قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ﴾[2] "اور تم جو اچھی چیز دو تو تمہارا ہی بھلا ہے، اور تمہیں خرچ کرنا مناسب نہیں سوائے اللہ کی رضا کی خاطر، اور جو کچھ مال دو تمہیں پورا ملے گا، اور نقصان نہ دیئے جاؤ گے!"۔

دوسروں کے اِحساس سے متعلّق رسولِ اکرم ﷺ کا طرزِ عمل

مصطفیٰ جانِ رَحمت ﷺ بنفسِ نفیس مصیبت زَدہ اور ضرورتمند لوگوں کی مدد فرماتے، ان کی دِلجوئی کرتے، اور ان کا بوجھ تک اٹھالیتے تھے، عوام النّاس کے ساتھ سرکارِ دو عالَم ﷺ کے اس دوستانہ، مُشفِقانہ، اور مہربانہ حُسنِ سُلوک کے بارے میں بیان کرتے ہوئے، امّ المؤمنین حضرت سیّدہ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا ارشاد فرماتی

---

(۱) پ۲۰، القصص: ۸٤.

(۲) پ۳، البقرة: ۲۷۲.

ہیں کہ «إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِيْنُ عَلى نَوَائِبِ الْحَقِّ!»[1] "آپ صلہ رِحمی فرماتے ہیں، لوگوں کا بار (بوجھ) اُٹھاتے ہیں، لوگوں کو وہ چیز عطا فرماتے ہیں جو اُن کے پاس نہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، اور (حُصولِ) انصاف میں (دَرپیش) مُشکلات پر مدد فرماتے ہیں"۔

کسی مشکل یا آفت میں گرفتار مسلمان بھائی کی مدد

کسی بھی مصیبت وپریشانی، یا آفت وطوفان میں گرفتار اپنے مسلمان بھائی کی مدد پر ترغیب دیتے ہوئے، سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلى مُعْسِرٍ، يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ»[2] "جس نے کسی مسلمان کی دُنیاوی مشکل دُور کردی، اللہ تعالی قیامت کے دن اُس کی مشکل دُور فرمادے گا، اور جس نے کسی تنگ دست کے لیے آسانی کردی، اللہ تعالی اس کے لیے دنیا وآخرت میں آسانی فرمادے گا"۔

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب بدء الوحي، باب كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله ﷺ ...إلخ، ر: ٣، صـ١.

(٢) "صحيح مسلم" كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ر: ٦٨٥٣، صـ١١٧٣.

ہم اس قدر بے حِس کیوں ہو گئے ؟!

یقیناً یہ ایک تلخ حقیقت اور مقامِ اَفسوس ہے، کہ آج ہم قرآن وسنّت کی ان تعلیمات کو بھول کر، اس قدر بے حِس ہو چکے ہیں، کہ ہمارے اِرد گِرد چاہے طوفان آئے یا سونامی، حادثات رُونما ہوں یا سانحات، سانحۂ مَری میں درجنوں لوگوں کی وفات ہو، یا کرونا وائرس میں لاکھوں اَموات ، ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، ہماری مَوج مستیاں، عیاشیاں اور سیر سپاٹے اسی طرح جاری وساری رہتے ہیں!۔

سانحۂ مَری اور ہماری بے حِسی کا عالَم

کیا بحیثیت مسلمان کبھی ہم نے یہ سوچا ہے کہ ہم کیسے مسلمان ہیں؟ کیا ہماری عادات وأطوار اور سیرت واَخلاق، اسلامی تعلیمات کے مُطابق ہیں؟ کیا ہمارے دِلوں میں انسانی ہمدردی وغمخواری کے جذبات زندہ ہیں؟ کیا لوگوں کو پریشانی ومصیبت میں دیکھ کر ان کی مدد کے لیے ہمارے دل تڑپتے ہیں؟ کیا سانحۂ مَری جیسے واقعات میں آفت زدہ لوگوں کی فَوری مدد کو ہم پہنچے؟ کیا گرم بستروں کو چھوڑ کر برفباری کی زَد میں آئے اپنے مسلمان بھائی بہنوں کو، ہم نے ریسکیو (Rescue) کیا؟ کیا ہم نے موسم کی سختیوں کو برداشت کرتے، چھوٹے چھوٹے بچوں، عورتوں اور بزرگوں کے لیے اپنے گھروں کے دروازے کھولے؟ کیا اس ہنگامی صورتحال میں جائے پناہ کی تلاش میں آنے والے مسافروں کے لیے، ہم نے اپنے ہوٹلوں کے کرایوں میں کمی کی؟ یا پھر ہم بے حِس ہو کر مَری کی یخ بستہ ہواؤں، خون جما دینے والی سردی، اور برفباری کی تہہ میں دَبے اپنے بھائی بہنوں کو مرتا دیکھتے رہے؟!!

جو لوگ اپنی گاڑیوں کے اندر بیٹھے بیٹھے وفات پاگئے، سوشل میڈیا (Social Media) اور نیوز چینلز(News Channels) پر اُن کی دِلخراش اور دَرد ناک ویڈیوز (Videos) دیکھنے کے باوُجود، ہمارے ذمّہ داران دو۲ دن تک ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے! بعض وفاقی وُزراء بے شرمی اور ڈھٹائی کے ساتھ صرف بیان بازی سے قوم کو بے وقوف بناتے رہے، جھوٹی تسلّیاں دیتے رہے! دوسری طرف مَری جیسے معروف سیاحتی مقام پر موجود، ہوٹل مالکان اور انتظامیہ نے اس موقع پر ہمدردی، رحمدلی اور خدا خوفی کا مُظاہرہ کرنے کے بجائے، اس سانحہ کو مال کمانے کا سنہری موقع جانا، اور لوگوں کی مجبوری سے بھرپور فائدہ اٹھایا، ان بے رحم اور سَنگدل لوگوں نے کرایوں میں اچانک بے پناہ اضافہ کر دیا، اور ایک ایک کمرہ کا کرایہ ۳۰ سے ۵۰ ہزار روپے تک وُصول کیا[۱]۔

تاجر برادری کی مَن مانیاں اور ہمارا حرِص ولالچ

ہماری لالچ، خود غرضِی اور بے حِسی کی یہ درد ناک مثالیں، صرف سانحۂ مَری تک محدود نہیں، بلکہ ہم دنیاوی مال ودَولت کے چکر میں اس قدر لالچی اور حریص ہو چکے ہیں، کہ مال بنانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے، اگر مسلمانوں کے مقدّس فریضۂ حج اور بقرہ عید کا موقع ہو، تو ہم ضروریاتِ حج کی چھوٹی

(۱) "مَری میں ہوٹل کا کرایہ ۵۰ ہزار، انڈے کی قیمت ۵۰۰ روپے تھی" ڈان نیوز ڈیجیٹل ایڈیشن، ایڈیشن، ۱۱ جنوری ۲۰۲۲ء۔

چھوٹی چیزوں سے لے کر قربانی کے جانور تک، ہر چیز کی قیمت میں بے پناہ اضافہ کر دیتے ہیں، عید الفطر ہو تو نئے کپڑوں اور جوتوں کی قیمتیں آسمان کو چھونے لگتی ہیں، رمضان المبارک میں کھجوروں اور پھلوں کی قیمتوں میں اتنا اضافہ کر دیتے ہیں، کہ غریب آدمی کی قوّتِ خرید اور پہنچ سے باہر ہو جاتا ہے! موسمی خرابی، راستوں کی بندش یا ملکی حالات کے باعث، اگر وقتی طور پر مارکیٹ میں کسی چیز مثلاً آٹا، چینی، گھی یا پیاز، ٹماٹر اور سبزی وغیرہ کی کمی واقع ہو جائے، تو اشیائے خورد ونوش کی قیمتوں میں دو سے تین گُنا اضافہ کر دیا جاتا ہے! ملک میں کوئی آفت دَر پیش ہو یا بیماری، میڈیکل اسٹورز مالکان اَدویات کی قیمتوں میں اتنا اضافہ کر دیتے ہیں، کہ غریب آدمی کو بسا اَوقات اپنی جمع پونجی تک بیچنا پڑ جاتی ہے! بطورِ مثال کرونا وائرس (Corona Virus) ہی کو لیجیے، گذشتہ سال جب یہ وائرس آیا تو ویکسین (Vaccine) نہ ہونے کے باعث، اینٹی بائیوٹک (Antibiotic) کے طور پر ایکٹیمرا انجکشن (Actimara Injection) کا استعمال کیا گیا، جس کے بعد اس کی قیمت ۵۰ ہزار روپے سے بڑھ کر تین لاکھ روپے تک جا پہنچی[۱]، بلکہ بعض فارمیسی (Pharmacy) والوں نے تو اس سے بھی مہنگا فروخت کیا، جس کا جتنا مَن چاہا اس نے اتنی قیمت وصول کی، کوئی روک ٹوک کرنے والا نہیں تھا، ملک میں حکومتی رِٹ (Government writ) کا عملی طَور پر کہیں نام ونشاں تک نظر نہیں آیا!!

---

(۱) "ایکٹیمرا انجکشن سے سنّا مکی تک" بی بی سی اردو ڈیجیٹل ایڈیشن، ۹ جون ۲۰۲۰ء۔

حکومتی رِٹ کا فُقدان اور اس کے اَسباب

تاجر برادری اور چھوٹے بڑے دکاندار اس قدر اپنی مَن مانی آخر کیوں کرتے ہیں؟ لوگ قانون کی دھجیاں کیوں اڑاتے ہیں؟ حکومت اپنی رِٹ (writ) قائم کرنے میں ہمیشہ ناکام کیوں رہتی ہے؟ کیا کبھی ہمارے حکمرانوں نے اس کے وُجوہ واَسباب پر غَور کیا ہے؟ آپ خود ہی سوچیے کہ جب ہماری حکومت اپنی عوام کی ضروریاتِ زندگی پورا کرنے میں ناکام رہے گی، تاجروں کے لیے کاروباری مَواقع اور آسانیاں پیدا نہیں کرے گی، انہیں ٹیکسوں میں چُھوٹ نہیں دے گی، برآمدی اشیاء کو ڈیوٹی فری (Duty free) نہیں کرے گی، اپنی شاہ خرچیوں کا بوجھ عوام پر ڈالتی رہے گی، تو عوام کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ قانون کی پاسداری کرے؟ جب حکومت اپنی عوام کے مفادات کا ہی تحفظ نہیں کرے گی، تو یقینی بات ہے کہ رِعایا بھی اپنی مَن مانی کرتی چلی جائے گی؛ کیونکہ مُعاملات ہمیشہ ہر جگہ "کچھ لو اور کچھ دو" کی بنیاد پر ہی کامیابی کے ساتھ چلتے ہیں، مگر جب بات صرف لینے اور وصول کرنے ہی کی ہو، اور دینے کے لیے آپ کے پاس کچھ نہیں، تو ایسا ون وے ٹریفک (One way traffic) زیادہ دیر چلنا کسی طور پر ممکن ہی نہیں، بلکہ یہ چیز تو قانونِ قدرت وفطرت کے بھی خلاف ہے!!

حکومت اگر واقعی اپنی رِٹ قائم کرنا چاہتی ہے، تو سب سے پہلے اسے اپنی شاہ خرچیاں اور پروٹوکول (Protocol) ختم کرنا ہوگا، حقیقی معنوں میں سادگی اپنائیے، عوام کے ٹیکسوں کا صحیح استعمال کیجیے، انہیں سہولیات فراہم کیجیے، انہیں کھانے پینے کی اشیاء اور ادویات پر خصوصی ریلیف (Special Relief) دیجیے،

انہیں سستی بجلی دیجیے، انڈسٹریل ایریا(Industrial Area)کوٹیکس فری زون(Tax Free Zone)بنانے کا اعلان کیجیے، ورنہ حکومتی رِٹ (Government writ) کی یہ پامالی وفُقدان، اور قانون کی دھجیاں یونہی اُڑائی جاتی رہیں گے، اور حکومت سانحۂ مَری کی طرح ہر جگہ بے بسی کی تصویر بنی رہے گی!۔

ابھی چند ہفتے قبل کیا آپ نے نہیں دیکھا، کہ مَری کے ہوٹل مالکان نے کس طرح کھانے پینے کی اشیاء اور کمروں کے، منہ مانگے دام اور کرائے وصول کیے ؟! ایک طرف جب بَرفباری اور کاربَن مونوسائیڈ گیس (Carbon monoside gas) کے باعث، لوگ اپنی گاڑیوں میں مَر رہے تھے، تو ٹھیک اُسی وقت ہوٹل مالکان مال بنانے اور اپنی جیبیں بھرنے میں مصروف تھے، اگر حکومتی رِٹ قائم تھی، تو اس ہنگامی اور حادثاتی صورتحال میں انہیں حکومت نے کیوں نہیں روکا؟ یہ بیان باز ذمہ داران اُس وقت کہاں غائب تھے؟ وزیرِ اعظم، وزیرِ اعلیٰ پنجاب، وفاقی وزیر داخلہ، صوبائی وزیرِ قانون، ریلیف کمشنر صاحبان، اور مَری پولیس اور انتظامیہ اس وقت فوری طَور پر حرکت میں کیوں نہیں آئی؟ انہوں نے فَوری طَور پر ضروری اَحکام صادَر کیوں نہیں کیے؟ حکومت فَوری طَور پر متاثرین کی مدد کو کیوں نہیں پہنچی؟ اسلام آباد سے صرف ایک گھنٹہ کی دُوری پر، فوج، رینجرز، حُکّامِ بالا اور ضروری مشینری کو مَری پہنچنے میں دو ۲ دن کیوں لگ گئے ؟؟؟؟؟؟؟!!!!!!!

ہمارے حکمرانوں کی نااہلی اور بے حِسی

ملک کا بچہ بچہ جانتا ہے، کہ مَری میں ہر سال برفباری ہوتی ہے، تو پھر کسی حادثاتی صورتحال سے نپٹنے کے لیے، ہمارے حکمران مَری شہر کے اندر ہی بہترین انتظامات کرنے میں کیوں ناکام ہیں؟ ہماری حکومت اور بعض بدزبان وبدکردار وُزراء، قومی میڈیا (National Media) اور اپنے اپنے ٹویٹر اکاؤنٹ (Twitter Account) پر سیاحت کے فروغ کا کریڈٹ (Credit) تو لیتے نہیں تھکتے! مہنگائی اور پریشانی کے مارے غریب پاکستانی شہریوں سے ہر چیز پر بھاری ٹیکس لینا بھی انہیں خوب یاد رہتا ہے! لیکن سیاحت کے فروغ اور ہنگامی صورتحال میں سیّاحوں کی مدد کے لیے، انہوں نے مَری سمیت کسی بھی سیاحتی مقام پر سہولیات وانتظامات کیوں نہیں کیے؟ اگر ہمارے حکمرانوں نے سیاحتی مقامات پر سیّاحوں اور وہاں رہنے والے مقامی لوگوں کی، بہتری اور فلاح وبہبود کے لیے عملی طَور پر کچھ کام کیا ہوتا، تو شاید آج صورتحال کچھ مختلف ہوتی! شاید ہم سانحۂ مَری میں مَرنے والے اپنے پاکستانی بھائی بہنوں اور بچوں کی، فوری طَور پر کچھ مدد کر پاتے، شاید ان میں سے کچھ جانیں بچانے میں کامیاب ہو جاتے! اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ زندگی اور موت اللہ ربّ العالمین عزّوجلّ کے ہاتھ میں ہے، لیکن کوشش کرنا تو ہمارے اختیار میں ہے یا وہ بھی نہیں؟!

ہمارے وزیرِاعظم صاحب ریاستِ مدینہ ریاستِ مدینہ کا رَٹّا لگاتے نہیں تھکتے، لیکن عملی طَور پر ان کی کارکردگی سب کے سامنے ہے! گُڈ گورَننس (Good Governance) کا حال یہ ہے کہ اسلام آباد کی بغل میں واقع مَری میں پھنسے

سیّاحوں کو، بَروقت ریسکیو (Rescue) تک نہیں کر پاتے! تبدیلی کے نعرۂ دلفریب پر اِقتدار میں آنے والی حکومت کی، پانچ سالہ مدّت پوری ہونے کے قریب ہے، لیکن تادمِ تحریر عوام سے کیے گئے وعدے کس حد تک پورے کیے؟ یہ سب کے سامنے ہے! گذشتہ حکمرانوں کی طرح موجودہ حکومت نے بھی قوم کو بے وقوف بنایا، اور اپنی ہر بات پر یوٹرن (Uterine) لے کر عہد شکنی کی! انہوں نے بھی کرپٹ (Corrupt) لوگوں کو اپنا ساتھی بنا کر انہیں اپنی کابینہ کا حصہ بنایا! میڈیا پبلسٹی (Media Publicity) اور دِکھلاوے کے طور پر، کچھ مُعاملات میں سادگی کا ڈھونگ بھی خوب رَچایا، مگر ان سب اُمور کے پیچھے تقریبًا سبھی سیاستدانوں نے، اپنی اپنی عیّاشیاں موج مستیاں دھوم دھام سے جاری وساری رکھی ہوئی ہیں۔

ہمارے وزیرِ اعظم صاحب کو اب یہ بات بڑی اچھی طرح پتہ چل گئی ہوگی، کہ باتیں کرنا آسان اور عملی طور پر کام کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے، انہیں یہ بات تسلیم کرنی ہوگی کہ وہ اپنی ذِمّہ داری پوری کرنے میں مکمل طور پر ناکام رہے ہیں! اپنی غلط اور ناکام پالیسیوں کے باعث وہ مہنگائی کو کنٹرول نہیں کر پائے، ان کے ناکام دَورِ حکومت میں آٹا، چینی اور گھی کی قیمتیں تین ۳ گنا بڑھ چکی ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ غریب عوام کو دو ۲ وقت کی روٹی کے بھی لالے پڑے ہیں! موجودہ حکومت نے ان کے منہ کا نوالہ تک چھین لیا ہے! اور اب حال یہ ہے کہ غربت اور مہنگائی سے تنگ آکر لوگ خودکشی تک کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں! اور ایسے کتنے ہی واقعات میڈیا میں رپورٹ بھی ہو چکے ہیں!۔

موجودہ باڈی کا ظلم ستم

موجودہ حکومت کی بے شرمی وڈھٹائی کا عالَم یہ ہے، کہ اگر کوئی پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ کی بات کرے، تو یورپی ممالک کی مثالیں دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ "فُلاں فُلاں ملک میں پاکستان سے بھی زیادہ مہنگائی ہے، یا پیٹرول کی قیمتیں دُگنی ہیں" میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں، کہ کیا یورپی ممالک میں اَوسطاً ماہانہ آمدنی، پاکستان کی اَوسطاً ماہانہ آمدنی کے برابر ہے؟ کیا ان کا لائف اسٹائل (Lifestyle) پاکستانی عوام کے طرزِ زندگی کی طرح ہے؟ ایک عام خوشحال پاکستانی، پورے سال میں اتنا نہیں کما سکتا، جتنا یورپین لوگوں کے گھروں میں، جھاڑو پونچا اور برتن صاف کرنے والے ملازمین، ایک ماہ میں کما لیتے ہیں! تو پھر بیرونی قرضوں اور بے روزگاری سے بدحال، ایک ترقی پذیر ملک پاکستان کا، آپ کسی ترقی یافتہ اور خوشحال یورپی ملک سے مُوازنہ کیسے کر سکتے ہیں؟!

یورپی ممالک میں لوگوں کا علاج مُعالجہ اور تعلیم مفت ہے، وہاں اگر کوئی بے روزگار ہوجائے تو اسے بھی الاؤنس (Allowance) ملتا ہے، عمر کی زیادتی کے باعث اگر کوئی کام کاج کرنے کے قابل نہ رہے اور بوڑھا ہوجائے، تو اسے بھی زندگی بھر بڑھاپا الاؤنس دیا جاتا ہے، کیا آپ نے پاکستانی عوام کو یہ سہولیات دے رکھی ہیں، اپنی حکومت کا مُوازنہ یورپ سے کرتے ہوئے، کیا آپ کبھی شرمائے لجائے بھی ہیں؟! آپ نے اپنے دَورِ حکومت میں عوام کو بھاری ٹیکسز (Taxes) کا تحفہ تو دیا، لیکن بدلے میں کیا دیا؟ جبکہ یورپی ممالک کے حکمرانوں نے اپنی عوام سے ٹیکس (Tax) وصول کیا، تو انہیں ٹیکس ریٹرن (Tax return) کے طَور پر، ہر طرح کی

سہولیات بھی فراہم کیں، جبکہ آپ کی حکومت میں فی الحال ایسی سہولیات صرف کاغذات اور آپ کی تقریروں کی حد تک محدود ہیں، آپ اس قدر بے حِس کیسے ہو سکتے ہیں؟! آپ کو غریبوں کی آہ وپکار سُنائی کیوں نہیں دیتی؟! غربت ومہنگائی سے تنگ آکر اپنے بچوں کو زہر دینے والے ماں باپ کا درد دکھائی کیوں نہیں دیتا؟! آپ کے اِقدامات اور مہنگائی کے باعث مرنے والے بچوں کی چیخیں سنائی کیوں نہیں دیتیں؟! آپ پُر سکون اور بے فکر ہو کر میٹھی نیند کے مزے کیسے لے پاتے ہیں؟! کیا آپ نہیں جانتے کہ آپ کی رِعایا وعوام کے بارے میں، بہت جلد آپ سے پوچھ گچھ ہونی ہے؟!

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ: فَالأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ، فَهُوَ رَاعٍ عَلَيْهِمْ، وَهُوَ مَسْؤُوْلٌ عَنْهُمْ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَهُوَ مَسْؤُوْلٌ عَنْهُمْ، وَالْـمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ، وَهِيَ مَسْؤُوْلَةٌ عَنْهُمْ، وَالعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ، وَهُوَ مَسْؤُوْلٌ عَنْهُ، أَلاَ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ!»[1] "تم میں سے ہر شخص حاکم ہے، اور اُس سے اس کی رِعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا: تو لوگوں کا حقیقی امیر (۱) ایک حاکم ہے، اور اس سے اُس کی رِعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا! (۲) ہر

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب العِتق، ر: ٢٥٥٤، صـ٤١٢.

آدمی اپنے گھر والوں پر حاکم ونگہبان ہے، اور اس سے اس کے اہل وعِیال کے بارے میں سوال ہوگا! (۳) عورت اپنے شَوہر کے گھر اور اس کے بچوں پر نگہبان ہے، اس سے اس بارے میں پوچھا جائے گا! (۴) غلام (وملازِم) اپنے آقا (مالک) کے مال کا نگہبان ہے، اور اس سے بھی اس بارے میں پوچھا جائے گا! لہٰذا جان لو کہ تم میں سے ہر ایک، اپنے اپنے مقام پر حاکم ونگہبان ہے، اور ہر ایک سے اس کی رَعِیت کے بارے میں (عنقریب قیامت کے دن) باز پُرس ہونی ہے!!"۔

جنابِ وزیرِ اعظم صاحب! بصد احترام عرض ہے کہ آپ کے وُزَراء ومُشیر، کرپشن وبدعنوانی (Corruption) کے مقدّمات میں عدالتوں اور نیب (NAB) کو مطلوب ہیں، انہوں نے عوام کا پیسہ کھایا ہے، اُن کا حق مارا ہے، آپ اُن کے خلاف ایکشن (Action) کیوں نہیں لیتے؟! انہیں اپنی کابینہ اور پارٹی سے باہر کیوں نہیں کرتے، حالانکہ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں آپ اِقتدار میں آنے سے پہلے چور ڈاکو کہا کرتے تھے! وہ کونسی واشنگ مشین (washing machine) ہے جس میں یہ سب کے سب دُھل دُھلا کر اَب پاک صاف اور پاکیزہ کردار کے حامل ہوگئے ہیں؟!۔

یاد رکھیے! مَسندِ اِقتدار ایک بہت بڑی ذِمّہ داری اور آزمائش ہے، یہ پھولوں کی نہیں کانٹوں کی سیج ہے! حاکمِ وقت سے اس کے ہر فعل اور اِقدام کا حساب لیا جائے گا! اگر آپ نے اب بھی ہوش کے ناخن نہ لیے، تو یہی اِقتدار آپ کے گلے کی ہڈی، اور آخرت میں آپ کی پکڑ کا سبب بھی بن سکتا ہے، سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا: «مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ شَيْئاً، فَاحْتَجَبَ عَنْ أُولِي الضَّعَفَةِ وَالْحَاجَةِ،

احْتَجَبَ اللهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ!»[1] "جو لوگوں کے مُعاملہ میں سے کسی چیز کا ذِمّہ دار بنا، اور وہ کمزوروں اور حاجتمندوں سے پردے میں رہا (یعنی ان سے ملاقات نہ کی) تو قیامت کے دن (اُس کی حاجت کے وقت) اللہ تعالی بھی اُس سے پردہ فرمالے گا!" یعنی اسے اپنی ملاقات کا شرف نہیں بخشے گا۔

کچھ مفید مشورے

آپ کی رِعایا وعوام، مہنگائی اور بے روزگاری کے باعث بدحال، غمزدہ اور بے حد پریشان ہے، ان کی فلاح وبہبود اور بہتری کے لیے عملی طور پر کچھ کر جائیے، انہیں کچھ ریلیف (Relief) دیجیے، مہنگائی کم کیجیے، عام مزدور کی اُجرت میں، تنخواہ دار طبقے کی ماہانہ سیلری (Celery) میں اضافہ کیجیے، اور سب سے اہم یہ کہ اپنی اور پوری کابینہ کی جملہ سہولیات کو عوامی سطح پر لائیے؛ کہ سب کو پتا چل جائے کہ عوام اور حکمران سب ایک پیج پر ہیں اور جملہ مصائب وآلام میں ہم سب برابر کے شریک ہیں نیز یہ بھی پتا چل جائے کہ حکمراں طبقے کو اپنی عوام کا پورا پورا احساس ہے!۔

اس کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہوگا، کہ حکمرانوں کی شاہ خرچیوں کے باعث، عوام پر جو مشکلات کے پہاڑ ٹوٹے ہیں، اس میں کچھ نہ کچھ کمی واقع ہوگی، اور انہیں خوشی حاصل ہوگی، اور ایسا کرنا اللہ تعالی کے ہاں بہت پسندیدہ عمل ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ تَعَالَى، سُرُوْرٌ تُدْخِلُهُ عَلَى مُسْلِمٍ،

---

(١) "مسند الإمام أحمد" مسند الأنصار، حديث معاذ بن جبل، ر: ٢٢١٣٧، ٨/ ٢٥٠.

أَوْ تَكَشِفُ عَنْهُ كُرْبَةً، أَوْ تَقْضِيْ عَنْهُ دَيْناً، أَوْ تَطْرُدُ عَنْهُ جُوعاً!»[1] "اللہ تعالی کے ہاں محبوب ترین اعمال میں سے ہے، کہ مسلمان کو خوش کر دو، یا اس کی مشکل دُور کر دو، یا اس کا قرضہ ادا کر دو، یا اس کی بھوک مٹادو!"۔

ہمدردی اور خیر خواہی کا اِنعام

مسلمان کی مدد کرنا، مشکل وقت میں اس کے کام آنا، اس کے دکھ درد اور تکلیف کو اپنی تکلیف جاننا، یہ صرف حکومتِ وقت کی ہی ذمّہ داری نہیں، عام مسلمان بھی یہ نیکیاں کر کے، اللہ تعالی کی رضا وخوشنودی حاصل کر سکتا ہے، اور جنّت کا مستحق بن سکتا ہے! اللہ ﷻ کی رحمتِ بے پایاں اس قدر وُسعت کی حامل ہے، کہ وہ کسی بھی نیک عمل کا اجر ضائع نہیں فرماتا، یہاں تک کہ اگر کوئی شخص کسی جانور کے ساتھ بھلائی کرے، تو اس کا بھی اجر عطا کیا جاتا ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، نبئ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «أَنَّ رَجُلاً رَأَى كَلْباً يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَأَخَذَ الرَّجُلُ خُفَّهُ فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَهُ بِهِ حَتَّى أَرْوَاهُ ،فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَأَدْخَلَهُ الجَنَّةَ»[2] "ایک شخص نے کتے کو دیکھا کہ پیاس کے مارے گیلی مٹی چاٹ رہا ہے، اُس شخص نے اپنے چمڑے کے موزہ میں پانی بھر کر کتے کی پیاس بجھائی،

---

(١) "المعجم الكبير" عبد الله بن عمر بن الخطّاب رضي الله عنه، عَمرو بن دينار عن ابن عمر، ر: ١٣٦٤٦، ١٢/ ٣٤٧.

(٢) "صحيح البخاري" كتابُ الوُضوء، ر: ١٧٣، صـ٣٤.

اللہ تعالی نے اس کے اس عمل کو قبول فرمایا، اور اسے جنّت میں داخل کردیا"۔

مسلمانوں کی مثال آپس میں جسدِ واحد کی سی ہے

غَور وفکر کا مقام یہ ہے کہ جب اللہ ربّ العالمین کسی جانور سے کی ہوئی بھلائی کا بدلہ، جنّت کی صورت میں عطا کر رہا ہے، تو اپنے کسی مسلمان بھائی کی مدد وحاجت رَوائی، اور مشکل کشائی کی صورت میں، وہ اِنعام واِکرام کی کیسی بارش فرمائے گا! انسانی ہمدردی وخیر خواہی کا اتنا بڑا انعام ہونے کے باوُجود، ہم بے حِسی کا مُظاہرہ کیسے کرسکتے ہیں؟! کہاں وہ رحمدل اور نیک لوگ تھے، جو ایک کتے کو بھی پیاسا نہیں دیکھ سکتے تھے! اور کہاں آج ہم ہیں کہ ہمارے سامنے کشمیر وفلسطین میں مسلمانوں کو شہید کیا جارہا ہے، ان پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں، مسلمان عورتوں کی عَصمت دَری کی جارہی ہے، ان کی عزّتیں پامال ہورہی ہیں، مگر ہمیں بظاہر کوئی فرق نہیں پڑتا! آخر ہم اس قدر بے حِس کیوں ہو چکے ہیں؟ کیا رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد نہیں فرمایا تھا کہ «مَثَلُ الـمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ، وَتَرَاحُمِهِمْ، وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ، إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ، تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى»[1] "مسلمان آپس میں پیار ومحبت، رحم وشفقت اور مہربانی برتنے میں، ایک جسم کی مانند ہیں کہ جس طرح جسم کا کوئی ایک عضو بیمار پڑ جائے، تو سارا جسم اضطراب اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے"۔

---

(۱) "صحيح مسلم" كتاب البِرّ والصلة، ر: ٦٥٨٦، صـ١١٣١.

اگر آپ کو اُن کی تکلیف اُن کا دُکھ درد، اپنی تکلیف اور اپنا دکھ دُرد محسوس نہیں ہوتا، تو اپنی ایمانی کیفیت پر ایک نظر ضرور دَوڑائیے؛ کیونکہ جس کریم آقا ﷺ کا ہم نے کلمہ پڑھا ہے، وہ نبیٔ رحمت ﷺ تو اپنے ہر اُمّتی کی تکلیف کو اپنی تکلیف محسوس کرتے ہیں، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے، رسولِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ آذَى مُسْلِماً فَقَدْ آذَانِي! وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ!»[1] "جس نے ناحق کسی مسلمان کو اِیذاء دی یقیناً اس نے مجھے اِیذاء دی! اور جس نے مجھے اِیذاء دی اس نے اللہ تعالی کو اِیذاء دی!"۔

باہم اتحاد واتفاق اور مسلمان بھائی کا ساتھ دینے کا حکم

اسلام ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ پیار محبت اور باہم اتحاد واتفاق کے ساتھ رہنے کی تعلیم دیتا ہے، مشکل وقت میں ایک دوسرے کے ساتھ کھڑا رہنے، اور باہمی تکلیف ومجبوری کا اِحساس کرنے کا حکم دیتا ہے، حضرت سیّدنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ، يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضاً» "مسلمان مسلمان کے لیے ایک عمارت کی طرح ہے، جس کا ایک حصہ دوسرے کے سہارے مضبوط رہتا ہے"۔ رَحمت عالمیان ﷺ نے یہ فرما کر، اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے

---

(١) "المعجم الأوسط" باب السين، من اسمه سعيد، ر: ٣٦٠٧، ٢/ ٣٨٧.

میں پیوست کرکے اشارہ فرمایا[1]۔

جبکہ آج ہمارا حال یہ ہے کہ ایک مسلمان ہی دوسرے مسلمان کا گلہ کاٹ رہا ہے! اس کی عزّت وناموس کے ساتھ کھلواڑ کررہا ہے! اسے جانی ومالی نقصان پہنچانے کی کوشش کررہا ہے! اپنے ہی لوگوں کے ساتھ خود غرضی اور بے حسی کا مُظاہرہ کرنے میں غیر مسلموں کو بھی پیچھے چھوڑ رہا ہے! بلکہ خدمتِ خَلق اور انسانیّت کے سارے آداب بھولتا جارہا ہے، یقین جانیے! اگر مسلمان بحیثیت اُمّت، خدمتِ خَلق کو آج بھی اپنا شِعار بنالیں، تو انہیں ساری دنیا کے دل فتح کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا! خدمتِ خَلق اللہ سبحانہ وتعالی کو بڑا ہی محبوب عمل ہے، اس میں اجرِ عظیم اور آخرت کی کامیابی ہے، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنے مسلمان بھائی بہنوں کی ہر ممکنہ مدد کرے، ان پر جانی یا مالی صورت میں کوئی ظلم وزیادتی نہ کرے، مصطفیٰ جانِ رَحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ ظلم وزیادتی سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: «الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ أَخِيْهِ، كَانَ اللهُ فِيْ حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ!»[2] "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ اپنے بھائی پر ظلم نہیں کرتا، نہ اسے دوسروں کے حوالے کرتا ہے۔ جو اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرے،

---

(١) "صحيح البخاري" باب نصر المظلوم، ر: ٢٤٤٦، صـ٣٩٤.
(٢) "صحيح البخاري" كتابُ المظالم، ر: ٢٤٤٢، صـ٣٩٤.

اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری فرمائے گا، جس نے کسی مسلمان کی مصیبت دُور کی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی مصیبت دُور فرمائے گا !"۔

ماضیٔ قریب کی ایک بدنما تاریخ

مذکورہ بالا حدیث پاک میں ہمارے بے حِس حکمرانوں کے لیے بھی دَرس ونصیحت ہے، جو چند ڈالروں (Dollars) کے عِوض اپنے ہی مسلمان بھائی بہنوں اور پاکستانی شہریوں کو، امریکہ وبرطانیہ کے حوالے کردیتے ہیں، قوم کی بیٹی عافیہ صدیقی اس کی زِندہ مثال ہے! وہ آج بھی امریکی جیل میں قیدوبند کی صورت میں ناکردہ جرائم کی سزا بُھگت رہی ہے! اسی طرح اَیمل کانسی کانام بھی ہماری یادداشت میں ابھی تازہ ہے، اس پر امریکی سی آئی اے (CIA) کے پانچ ۵ اہلکاروں کے قتل کا الزام تھا، ہمارے حکمرانوں نے اُسے پکڑ کر خود اپنے ہاتھوں سے امریکی حکومت کے حوالے کیا، صرف یہی نہیں بلکہ ہمارے حکمران توامریکی وفاداری میں اس حد تک گر گئے، کہ اپنے ہی ملک کے بعض ایسے شہریوں کو بھی اُن کے حوالے کیا، جن کے بارے میں خود امریکی سی آئی اے (CIA) تک کو بھی یہ علم نہیں تھا، کہ یہ لوگ ان کے حوالے کیوں کیے گئے ہیں![۱]۔

اُصولاً ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اُن لوگوں پر جو بھی الزامات تھے، اُن پر پاکستانی عدالتوں میں مقدّمات دائر کرکے کیس چلائے جاتے، انصاف کے تقاضے پورے کیے جاتے، لیکن ہمارے بے حِس اور قومی غیرت سے عاری حکمرانوں کو رَتی برابر شرم

---

(۱) "پاکستانی ایمل کانسی کوامریکہ میں سزائے موت کاواقعہ" آن لائن آرٹیکل، ۷ جنوری ۲۰۱۵ء۔

محسوس نہ ہوئی، انہوں نے غیرت اور جوشِ ایمانی کا ثبوت دینے کے بجائے، اپنے ہی شہریوں کو امریکہ کے حوالے کرکے دَاد وتحسین وُصول کرنے کو ترجیح دی، جبکہ اس کے بَرعکس امریکی سفارتخانے کے ملازِم اور جاسوس ریمنڈ ڈیوس (Raymond Davis) نے جب ہمارے اپنے ملک پاکستان میں، دن دیہاڑے دو ۲ بے گناہ افراد کو قتل کیا، تو ہمارے حکمرانوں نے اُسے پاکستان میں سزا دینے کے بجائے، راتوں رات عدالتیں لگوا کر، اور لواحقین کو دِیَت لینے پر مجبور کرکے، عزّت واِحترام سے امریکہ روانہ کردیا، اور یہود ونصاریٰ سے اپنی وفاداری پر حرف بالکل نہیں آنے دیا، شاباش!!

بحیثیت قوم ہماری بے حِسی اور لمحۂ فکریہ

نہ جانے یہ سب کرتے ہوئے ہماری قومی غیرت وحَمیت کہاں چلی جاتی ہے؟

نائن الیون (9/11) کے انتقام، اور ایٹمی ہتھیاروں کا الزام لگا کر، امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے پورے افغانستان (Afghanistan)، عراق (Iraq)، اور لیبیا (Libya) کو کھنڈرات میں تبدیل کردیا، لیکن بحیثیت قوم ہم بے حِسی کی تصویر بنے یہ سب کچھ خاموش تماشائی بنے دیکھتے رہے! ہماری ماؤں بہنوں کی عصمت دَری کی گئی، انہیں بیچ چوراہوں میں گھسیٹا گیا، ہمارے پھول جیسے دودھ پیتے بچوں کو شہید کیا گیا، ہماری مساجد اور مقدّس مقامات پر بمباری کی گئی، لیکن مجال ہے کہ ہماری غیرت جاگی ہو! ہمارا جوشِ ایمانی یہ ظُلم وزِیادتی دیکھ کر بھی سرد کا سرد ہی رہا! پاکستان سمیت تمام اسلامی ممالک خاموش تماشائی بنے رہے! بلکہ ہمارے حکمران اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کرنے کے

بجائے "سب سے پہلے پاکستان" کا نعرہ بلند کرکے، ہمیں بے وقوف بناتے رہے! جبکہ سچا نعرہ یہ ہے کہ "سب سے پہلے اسلام!"۔

وقت کا تقاضا

یاد رکھیے! اِسلام خود غرضی اور بے حِسی پر مبنی کسی پالیسی کی تائید وحمایت نہیں کرتا، اگر ایسا ہوتا تو ایک مظلوم مسلمان بیٹی کی پکار پر، محمد بن قاسم ہزاروں میل کا فاصلہ طے کرکے ہندوستان (India) نہ آتے، لہٰذا اپنے ذہنوں کو جُغرافیائی سرحدوں سے باہر نکالیے، اور یہ اَمر ذہن نشین کرلیجیے، کہ مسلمان چاہے دنیا کے کسی بھی کونے میں ہو، وہ ہمارا بھائی ہے، اور مشکل وقت میں اس کی مدد کرنا ہمارا قومی، مِلّی اور دینی فریضہ ہے، ملکی سرحدوں کے نام پر خود کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم مت کیجیے، سارے جہاں کو اپنا وطن سمجھو! اور کسی مشکل و مصیبت میں پھنسا مسلمان جہاں کہیں بھی ہو، فوری طَور پر اس کی مدد کو پہنچو! جنگ ہو یا اَمن، آفت ہو یا طوفاں، بہر صورت اس کا ساتھ دیجیے اور اس کے حق میں آواز بلند کیجیے!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں ظالم، جابر اور نااہل حکمرانوں سے نَجات عطا فرما، ان میں جو فاسِق وفاجِر اور دین دشمن ہیں، انہیں ہدایت نصیب فرما، جن کی قسمت میں ہدایت نہیں انہیں نیست ونابُود کردے، خوابِ غفلت میں سونے والوں کو بیداری نصیب فرما، نیک اَور رحمدل حکمرانوں کو خیر وبرکت عطا فرما، ان کا مقام ومرتبہ بلند فرما، انہیں

عوام کی بھلائی کے لیے کام کرنے کی توفیق عطا فرما، ان میں جو عیّاش اور شاہ خرچ ہیں انہیں عقلِ سلیم عطا فرما، سادگی اور کفایت شِعاری اختیار کرنے کا جذبہ و سوچ عنایت فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک و صاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن و سُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطافرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطافرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیروبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.